مسائلِ غسل

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہ

مکتبۃ الاسلام کراچی

مسائل غسل

اس رسالہ میں غسل کے فرائض، سنتیں، مستحبات، غسل کا طریقہ اور حیض ونفاس کے ضروری مسائل لکھے گئے ہیں۔

ترتیب

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

ناشر

مکتبۃ الاسلام، کراچی

باہتمام : شاہد محمود
مطبع : القادر پرنٹنگ پریس، کراچی
ناشر : مکتبۃ الاسلام کراچی
کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی
فون : 021-35016664-65
موبائل : 0300-8245793
ای میل : maktabatulislam@gmail.com
ویب سائٹ: www.maktabatulislam.com

ملنے کے پتے

- ادارۃ المعارف، دارالعلوم کراچی
- دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی
- ایچ ایم سعید، پاکستان چوک، کراچی
- مکتبہ زکریا، بنوری ٹاؤن، کراچی

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

حضرت مولانا مفتی عبد الحکیم صاحب سکھروی رحمۃ اللہ علیہ

خلیفۂ مجاز

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

میں نے رسالہ "مسائل غسل" جسے ابنی العزیز مولوی عبد الرؤف سلمہ نے تالیف کیا ہے اول سے آخر تک دیکھا، یہ ان کی پہلی تالیف ہے۔ دیکھ کر دل سے دعا نکلی، اللہ تعالیٰ اسے مقبول فرمائے اور ذریعۂ نجات بنائے، اس کے مسائل وفضائل سب کے حوالے دیئے ہوئے ہیں اور سب کی سب مفید باتیں ہیں اور صحیح ہیں، اللہ مؤلف کیلئے باعثِ اجر اور عامۃ المسلمین کے لئے افادہ کا ذریعہ بنائے، اور میری بھی یہ پہلی تقریظ ہے اس سے پہلے تقریظ لکھنے کی ہمت ہی نہ ہوئی تھی، سب کام آنے والی باتیں ہیں اور بہت ضروری ہیں۔

فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

بندہ عبد الحکیم غفرلہ، سکھروی

۱۷رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ

عرضِ مرتب

آج کل دین سے اتنی دوری ہو چکی ہے کہ دین کی اہم اور ضروری باتیں بھی مسلمانوں کو معلوم نہیں، خصوصاً آج کے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں تو دین سے اکثر ناواقف ہیں چنانچہ ان میں سے بعض کو غسل کے فرائض تک بھی معلوم نہیں اور یہ تأثر تنہا میرا نہیں دیگر بعض احباب کا بھی ہے۔ چنانچہ اس ضرورت کے پیش نظر انہوں نے احقر سے غسل کے ضروری مسائل پر مشتمل ایک رسالہ مرتب کرنے کی فرمائش کی جو احقر کو بھی ضرورت کی چیز معلوم ہوئی، اسلئے احقر نے یہ رسالہ مسائلِ غسل ترتیب دیا ہے جس میں غسل کے فرائض، ضروری مسائل، کن کن صورتوں میں غسل فرض ہوتا ہے اور کن صورتوں میں واجب نہیں، غسل مسنون کے طریقہ وغیرہ کی تفصیلات لکھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس کو قبول فرمائیں اور سب مسلمان خواتین وحضرات کے لئے نافع فرمائیں۔ آمین۔

بندۂ ضعیف عبدالرؤف سکھروی

یکم رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ

بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم

نحمده ونصلّی علی رسوله الکریم محمد وآله وأصحابه أجمعین امّابعد !

غسل کے لفظی اور شرعی معنٰی

غسل کے لفظی وعرفی معنٰی ہیں پورے جسم کا دھونا اور شرع میں کم از کم ایک بار سر سے پیر تک جسم کی اس تمام سطح کے دھونے کو کہتے ہیں جس کا دھونا بغیر کسی تکلیف کے ممکن ہو۔ (بحرالرائق)

غسل کے فرائض

غسل میں تین چیزیں فرض ہیں :

(۱) اس طرح کلّی کرنا کہ سارے منہ میں پانی پہنچ جائے۔

(۲) ناک کے اندر پانی پہنچانا، جہاں تک ناک کا نرم حصہ ہے۔

(۳) سارے بدن پر ایک بار پانی بہانا۔ (ھدایہ)

فرائض کے متعلق چند مسائل غسل

مسئلہ: اگر تمام بدن میں بال برابر بھی کوئی جگہ سوکھی رہ جائے تو غسل نہیں ہوگا، اسی طرح اگر غسل کرتے وقت کلی کرنا بھول گیا یا ناک میں پانی نہیں ڈالا تو بھی غسل نہیں ہوگا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: اگر غسل کے بعد یاد آیا کہ فلاں جگہ سوکھی رہ گئی تھی تو پھر سے نہانا واجب نہیں، بلکہ جہاں سوکھا رہ گیا تھا اسی کو دھو ڈالنا ضروری ہے، لیکن اس جگہ صرف گیلا ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں ہے بلکہ تھوڑا پانی لے کر اس جگہ بہانا ضروری ہے اور اگر کلی کرنا بھول گیا ہو تو اب صرف کلی کر لے، اگر ناک میں پانی نہ ڈالا ہو تو صرف ناک میں پانی پہنچا لے۔

غرضیکہ جتنا فرض رہ گیا ہو اب اس کو پورا کر لے، نئے سرے سے تمام غسل کرنے کی ضرورت نہیں (کبیری)

مسئلہ: اگر بدن کا کچھ حصہ خشک رہ گیا یا کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا بھول گیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی پھر بعد میں یاد آیا تو جو بات فرائض میں سے رہ گئی ہو اس کو پورا کر لے اور اس نماز کو بھی دوبارہ پڑھنا چاہیے۔ (کبیری)

مسئلہ: سر اور ڈاڑھی کے بال کتنے ہی گھنے ہوں مگر سب بال بھگونا اور سب کی جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے۔ ایک بال بھی سوکھا رہ گیا یا ایک بال کی بھی جڑ میں پانی نہ پہنچا تو غسل نہیں ہوگا، جب اس سوکھے ہوئے بال پر پانی بہالے گا تب غسل ادا ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ: اگر ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا یا جسم پر چربی، موم یا تارکول لگ گیا

اور اس کے نیچے پانی نہیں پہنچا تو غسل نہیں ہوا، جب یاد آئے اور آٹا، موم وغیرہ دیکھے تو ان کو چھڑا کر سوکھی جگہ پانی بہالے۔ اگر اس جگہ پانی پہنچانے سے قبل کوئی نماز پڑھ لی ہو تو اس کو بھی لوٹائے۔ (عالمگیری)

نیز اگر پان کھایا یا غذا کھائی اور چھالیہ یا غذا دانتوں کے درمیان پھنس گئی تو غسل جنابت میں خلال کر کے ان کو نکالنا ضروری ہے۔ اگر ان کو نہ نکالا اور ان کے پھنسنے کی وجہ سے دانتوں کے اندر ریخوں میں پانی نہ پہنچا تو غسل نہیں ہوگا۔ اگر خلال کرنا بھول گیا تو غسل کے بعد خلال کر کے کلّی کر لے۔

مسئلہ: اگر ناخنوں پر ناخن پالش لگی ہوئی ہو تو وضو اور غسل فرض میں اس کو چھڑا کر وضو اور غسل کرنا واجب ہے، اگر اس کو چھڑائے بغیر وضو و غسل کیا گیا تو وضو و غسل نہیں ہوگا۔ خوب سمجھ لیں۔ (حوالۂ بالا)

مسئلہ: انگلیوں میں تنگ انگوٹھی، چھلے وغیرہ ہوں تو انگوٹھی چھلوں کو خوب ہلا کر پانی ان کے نیچے پہنچائے، ایسا نہ ہو کہ پانی نہ پہنچے اور غسل صحیح نہ ہو، البتہ اگر انگوٹھی چھلے ڈھیلے ہوں کہ بغیر ہلائے بھی پانی پہنچ جاتا ہے تو ہلانا واجب نہیں، لیکن ہلا لینا اب بھی مستحب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: منہ میں جو دانت لگوائے جاتے ہیں وہ دو طرح کے ہوتے ہیں ایک

وہ جو ضرورت کے وقت اتر جاتے ہیں، ایک وہ جو ایسے جمادیئے اور جڑ وادیئے جاتے ہیں کہ بآسانی نہیں نکل سکتے ان کے نکلنے میں تکلیف ہوتی ہے ان کا حکم یہ ہے کہ جو دانت بسہولت نکل سکتے ہیں غسلِ جنابت میں ان کو نکال کر پانی پہنچانا واجب ہے اور جو دانت ایسے جوڑ دیئے گئے ہیں کہ بسہولت نہیں نکل سکتے، ان کے نکالنے میں دقت ہوتی ہے تو غسلِ جنابت میں ایسے دانتوں کو نکالنا ضروری نہیں، بغیر نکالے ہی غسل صحیح ہو جائے گا۔

مسئلہ: سردی یا اور کسی وجہ سے ہاتھ پیر پھٹ گئے اور پھٹن میں، روغن، مرہم، ویس لین یا اور کوئی دوا بھر لی ہو تو اس دوا کے اوپر سے پانی بہانا کافی ہے، دوائی کو زخم کے اندر سے نکالنے کی ضرورت نہیں (کبیری)

مسئلہ: کان اور ناف میں بھی خیال کر کے پانی پہنچانا چاہیے ان میں بھی پانی نہ پہنچے گا تو غسل نہ ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ: اگر نہاتے وقت کلّی نہیں کی، لیکن خوب منہ بھر کے پانی لیا کہ سارے منہ میں پانی پہنچ گیا تو بھی غسل ہو گیا، کیونکہ مقصود تو سارے منہ میں پانی پہنچ جانا ہے کلی کرے یا نہ کرے۔ البتہ اگر اس طرح پانی پیا کہ سارے منہ میں پانی نہیں پہنچا تو یہ پینا کافی نہیں ہے، کلّی ہی کرنا ضروری ہے۔ (کبیری)

مسئلہ: اگر بالوں میں یا ہاتھ پیر میں تیل لگا ہوا ہے کہ بدن پر پانی اچھی طرح نہیں ٹھہرتا، بلکہ پڑتے ہی ڈھلک جاتا ہے تو اس کا کچھ حرج نہیں، جب سارے بدن اور سارے سر پر پانی ڈال لیا تو غسل ہو گیا۔ (عالمگیری)

غسل کے واجبات

(۱) کلّی کرنا (۲) ناک میں پانی چڑھانا (۳) مردوں کو اپنے گندھے ہوئے بالوں کو کھول کر تر کرنا (۴) ناک کے اندر جو میل ناک کے لعاب سے جم جاتا ہے اس کو چھڑا کر اس کے نیچے کی سطح کو دھونا۔

(علم الفقہ ص:۱۱۰، ج:۱)

غسل کی سنتیں

(۱) نیت کرنا۔ یعنی دل میں یہ قصد کرنا کہ میں نجاست سے پاک ہونے کیلئے، اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب حاصل کرنے کیلئے نہاتا ہوں۔ صرف بدن کو صاف کرنے کی نیّت نہ ہو۔

(۲) اسی ترتیب سے غسل کرنا جس ترتیب سے آگے لکھا گیا ہے یعنی پہلے پہنچوں تک دونوں ہاتھوں کا دھونا، پھر چھوٹا بڑا استنجا کرنا، پھر نجاست حقیقیہ کا دھونا اگر نجاست بدن پر لگی ہو، پھر پورا وضو کرنا پھر اگر ایسی جگہ ہو جہاں پانی جمع ہوتا ہو تو پیروں کا غسل کے بعد اس جگہ سے ہٹ کر

دھونا، پھر تمام بدن پر پانی بہانا۔ یہ ترتیب ہوئی۔

(۳) بسم اللہ کہنا۔ (لباس اتارنے سے قبل کہنا چاہئے، برہنہ ہو کر کہنا گناہ ہے) (۴) مسواک کرنا۔ (۵) ہاتھ پیروں اور ڈاڑھی کا تین مرتبہ خلال کرنا۔ (۶) بدن کو ملنا۔ (۷) بدن کو پے در پے اس طرح دھونا کہ ایک حصہ خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرے حصے کو دھوڈالے جب کہ جسم اور ہوا معتدل حالت پر ہوں۔ (۸) تمام بدن پر تین مرتبہ پانی بہانا۔

(علم الفقہ حصہ اوّل ص:۱۱۰)

غسل کے مستحبات

(۱) ایسی جگہ نہانا جہاں کسی نا محرم کی نظر نہ پہنچے یا تہبند وغیرہ باندھ کر نہانا۔

(۲) دائیں جانب کو بائیں جانب سے پہلے دھونا۔

(۳) سر و ڈاڑھی کے دائیں حصے کا پہلے خلال کرنا پھر بائیں حصے کا۔

(۴) تمام جسم پر پانی اس ترتیب سے بہانا کہ پہلے سر پر پھر داہنے شانے پر پھر بائیں شانے پر۔

(۵) جو چیزیں وضو میں مستحب ہیں وہ غسل میں بھی مستحب ہیں سوائے قبلہ رو ہونے اور دعاء پڑھنے کے اور غسل سے بچے ہوئے پانی کا کھڑے ہو کر پینا بھی مستحب ہے۔ (علم الفقہ ص:۱۱۰ ج:۱)

غسل کے مکروہات

(۱) بلاضرورت ایسی جگہ غسل کرنا جہاں کسی غیر محرم کی نظر پہنچ سکے۔

(۲) برہنہ نہانے والے کا قبلہ رو ہونا۔

(۳) غسل کرتے وقت علاوہ بسم اللہ کے اور دعاؤں کا پڑھنا۔

(۴) بے ضرورت کلام کرنا۔

(۵) جتنی چیزیں وضو میں مکروہ ہیں وہ غسل میں بھی مکروہ ہیں۔

بال اور ناخن کاٹنے کے احکام

آدمی کے بدن کے بعض حصوں اور اعضاء پر فالتو اور غیر ضروری بال نکل آتے ہیں جیسے بغلوں کے بال اور زیر ناف بال، نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بسا اوقات جانتے ہی نہیں کہ ان کو کاٹنا چاہئے اور صاف کرنا چاہئے اور شرم کی وجہ سے وہ کسی سے دریافت نہیں کرتے اور اسی شرم کی وجہ سے ان کے سرپرست بھی ان کو نہیں بتاتے، حالانکہ احکام دین کے بارے میں شرمانا نہیں چاہئے، بلاتکلف دریافت کرکے عمل کرنا چاہئے اور بعض خواتین وحضرات بھی ان بالوں کی صفائی کے بارے میں سستی کرتے ہیں۔

غسل سے پہلے بعض مرتبہ ان کی صفائی کی ضرورت پیش آتی ہے اسلئے بقدرِ ضرورت یہاں بالوں اور ناخن وغیرہ کے احکام اور مسائل لکھے جاتے ہیں۔

مسئلہ: پورے سر پر بال رکھنا، کانوں کی لوتک یا کسی قدر اس سے نیچے یا پورا سر منڈوادینا سنّت ہے اور کتروانا بھی درست ہے، مگر سب کتروادینا اور آگے کی طرف کسی قدر بڑے رکھنا جیساکہ آج کل فیشن ہے (جس کو انگریزی بال کہتے ہیں) جائز نہیں، اور کچھ حصہ منڈوانا، کچھ رھنے دینا درست نہیں، اسی سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ آج کل بابری طرز کے بال رکھنے یا سر کے کچھ حصے کے بال چھوڑ دینے یا گولائی کی غرض سے سر کے اگلے حصے کے بال بنوانے کا جو دستور ہے وہ درست نہیں۔

مسئلہ: اگر بال بہت بڑھالئے تو عورت کی طرح جوڑا باندھنا درست نہیں۔

مسئلہ: عورت کیلئے سر منڈوانا، بال کتروانا حرام ہے، حدیث میں لعنت آئی ہے۔

مسئلہ: مونچھوں کو اس قدر کٹوانا کہ ہونٹوں کے برابر ہوجائیں سنّت ہے اور منڈوانے میں اختلاف ہے، بعض علماء بدعت کہتے ہیں بعض اجازت دیتے ہیں، لہذا نہ منڈوانے میں احتیاط ہے۔

مسئلہ: مونچھیں دونوں طرف سے لمبی رہنے دینا درست ہے بشرطیکہ مونچھیں ہونٹوں سے آگے نہ بڑھ جائیں۔

مسئلہ: داڑھی منڈوانا یا کتروانا حرام ہے، البتہ ایک مشت سے جو زائد ہو

اس کا کترواد ینا درست ہے، اسی طرح چاروں طرف سے تھوڑا تھوڑا لے لینا کہ سڈول اور برابر ہو جائے درست ہے۔

مسئلہ: رخسار کی طرف جو بال بڑھ جائیں ان کو برابر کر دینا یعنی خط بنوانا درست ہے اسی طرح اگر دونوں بھنویں کسی قدر لے لی جائیں تو درست ہے (لیکن آج کل خواتین میں باریک بھنویں بنوانے کا جو رواج ہے وہ ناجائز ہے، ایسا کرنے سے بچنا واجب ہے)

مسئلہ: حلق کے بال نہیں منڈوانے چاہئیں مگر حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں۔

مسئلہ: ریش بچہ یعنی نچلے ہونٹ کے نیچے جو بال ہوتے ہیں ان کے دونوں طرف جو بال نکلتے ہیں ان کو منڈوانا حضراتِ فقہاء کرامؒ نے بدعت لکھا ہے، اسلئے یہ بال نہیں منڈوانے چاہئیں اسی طرح گدّی کے بال بنوانے کو بھی حضراتِ فقہاء کرامؒ نے بدعت لکھا ہے۔

مسئلہ: زینت کی غرض سے سفید بال چننا ممنوع ہے البتہ مجاہد کو دشمن پر رعب وہیبت ڈالنے کے لئے دور کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ: ناک کے بال اکھیڑنا نہ چاہئے، قینچی سے کاٹ دینے چاہئیں۔

مسئلہ: سینہ اور پشت کے بال صاف کروانا جائز ہے مگر خلافِ ادب ہونے کی وجہ سے نہ صاف کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ: بغل کے بالوں میں بہتر یہ ہے کہ مونچنے وغیرہ سے دور کئے جائیں ریزر، بلیڈ یا استرے سے مونڈنا بھی جائز ہے۔

زیرِ ناف بال صاف کرنے کا طریقہ

مسئلہ: مرد کے لئے زیر ناف بال ریزر یا استرے سے دور کرنا بہتر ہے، اور مونڈتے وقت ابتداء ناف کے نیچے سے کریں اور ہڑتال یا بال صفا پاؤڈر یا کریم وغیرہ لگا کر ان بالوں کو زائل کرنا بھی درست ہے اور عورت کے لئے سنت یہ ہے کہ چٹکی یا چمٹی یا بال صفا پاؤڈر یا کریم وغیرہ سے دورے کرے، ریزر یا بلیڈ کا استعمال نہ کرے۔

زیرِ ناف بالوں کی حدود

مسئلہ: زیر ناف بالوں کی حد یہ ہے کہ آدمی کے اکڑوں بیٹھنے کی حالت میں ناف سے نیچے چار انگلی کے بعد پیٹ کے نچلے حصے میں جو شکن پڑتی ہے وہاں سے ''زیر ناف بالوں'' کی حد شروع ہوتی ہے لہذا اس شکن سے دائیں بائیں دونوں رانوں تک کے بال اور عضو مخصوص کی جڑ اور اس کے ارد گرد نیز

خصیتین سمیت نیچے کے بال یعنی پیشاب کی جگہ سے پاخانہ کے مقام تک اور پھر پیشاب و پاخانہ کی جگہ اور اس کے اردگرد کے بال، زیر ناف بالوں میں شامل ہیں۔ خواتین بھی اپنے مخصوص حصے کو اسی تفصیل سے سمجھ لیں، بہرحال ذکرکردہ تفصیل کے مطابق خواتین وحضرات اس پوری جگہ کے بال صاف کریں، ران کے بال اس میں شامل نہیں ہیں، اسی طرح ناف کے نیچے سے لیکر مذکورہ شکن تک کے درمیانی جگہ کے بال بھی اس میں شامل نہیں ہیں تاہم اگر کوئی شخص اس جگہ کے بال صاف کرنا چاہے تو جائز ہے البتہ ران کے بال کاٹنا خلافِ ادب ہے۔ (درمختار)

ناخن کاٹنے کی ترتیب

مسئلہ: ہاتھ کے ناخن اس ترتیب سے کاٹنا بہتر ہے کہ دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کریں اور سب سے چھوٹی انگلی تک بالترتیب کاٹ کر بائیں ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی سے شروع کریں اور انگھوٹے تک ناخن کاٹ لیں پھر آخر میں دائیں ہاتھ کے انگھوٹے کا ناخن کاٹ لیں، پیر کی انگلیوں میں دائیں پیر کی سب سے چھوٹی انگلی سے شروع کریں اور بائیں پیر کی سب سے چھوٹی انگلی پر ختم کردیں۔ یہ ترتیب بہتر ہے، اسکے خلاف بھی درست ہے۔

جسم کے غیر ضروری بال اور ناخن کب تک کاٹیں

مسئلہ: ہر ہفتے ایک مرتبہ زیرِ ناف بال، بغل اور لبوں کے بال، اسی طرح ناخن کاٹنا اور نہا دھوکر صاف ستھرا ہونا افضل ہے اس کے لئے سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے کہ نماز سے پہلے یہ کام کر لئے جائیں ہر ہفتے دشواری ہو تو پندرھویں دن سہی، آخری حد چالیسواں دن ہے، اس سے زیادہ تاخیر نہیں کرنی چاہیے، اگر چالیس دن گذر گئے اور مذکورہ چیزوں کی صفائی کسی شخص نے نہ کی تو وہ گنہگار ہوگا۔

مسئلہ: ناخن کا دانت سے کاٹنا مکروہ ہے اس سے برص کی بیماری ہو جاتی ہے۔

مسئلہ: حالتِ جنابت میں بال بنانا، ناخن کاٹنا، زیرِ ناف بال دور کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: کٹے ہوئے ناخن اور بال دفن کر دینے چاہئیں، اگر دفن نہ کریں تو کسی محفوظ جگہ ڈال دیں یہ بھی جائز ہے مگر نجس اور گندی جگہ نہ ڈالیں اس سے بیمار ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

نوٹ: یہ مسائل حکیم الأمت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''صفائی معاملات'' سے لئے گئے ہیں قدرے تسہیل و ترمیم کے ساتھ۔

غُسل کا مسنون طریقہ

ذیل میں غسل کا جو طریقہ تحریر کیا جارہا ہے اس کے متعلق یہ یاد رکھیں کہ جب کبھی کوئی غسل کرنا ہوخواہ فرض ہو یا سنّت یا مستحب ہرصورت میں اسی کے مطابق کرنا مسنون ہے۔ غسل کرنے والے کوچاہیئے کہ پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین مرتبہ دھوئے، پھر بدن پر کسی جگہ منی یا کوئی ناپاکی لگی ہوتو اس کو تین مرتبہ پاک کرے۔ پھر چھوٹا اور بڑادونوں استنجا کرے (خواہ ضرورت ہو یا نہ ہو) اس کے بعد مسنون طریقہ پر وضوکرے اگرنہانے کا پانی قدموں میں جمع ہوتا ہے تو پیروں کو نہ دھوئے یہاں سے علیحدہ ہونے کے بعد دھوئے اوراگر کسی چوکی یا پتھر یا ایسی جگہ غسل کررہا ہے کہ وہاں غسل کا پانی جمع نہیں ہورہا ہے تو اُسی وقت بھی قدموں کو دھوڈالنا جائز ہے۔

اب پانی پہلے سر پر ڈالے، پھر دائیں کندھے پر پھر بائیں کندھے پر (اور اتنا پانی ڈالے کہ سر سے پاؤں تک پہنچ جائے) اور بدن کو ہاتھوں سے مَلے ۔ یہ ایک مرتبہ ہوا، دوبارہ اسی طرح پانی ڈالے کہ پہلے سر پر، پھر دائیں کندھے پر پھر بائیں کندھے پر (اور جہاں بدن کے سوکھا رہ جانے کا اندیشہ ہو وہاں ہاتھ سے مَل کر پانی بہانے کی کوشش کرے) پھر اسی طرح تیسری مرتبہ پانی سر سے پیر تک بہائے۔ (درمختار)

فائدہ: غسل کے بعد بدن کو کپڑے سے پونچھنا بھی ثابت ہے اور نہ پونچھنا بھی، لہٰذا دونوں میں سے جو بھی صورت اختیار کی جائے سنّت ہونے کی نیت کرلی جائے۔ (مشکوٰۃ)

مسئلہ: اگر نہانے کی جگہ ایسی تنہائی کی جگہ ہو جہاں کوئی نہ دیکھ پائے جیسے غسل خانہ وغیرہ تو ننگے ہوکر نہانا جائز ہے، چاہے کھڑے ہوکر نہائے یا بیٹھ کر، اور چاہے غسلخانہ کی چھت پٹی ہوئی ہو یا نہ ہو، لیکن بیٹھ کر نہانا بہتر ہے، کیونکہ اس میں پردہ زیادہ ہے۔ (کبیری)

مسئلہ: ننگا ہوکر غسل کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کیا جائے اور نہ پانی زیادہ بہائے اور نہ ہی بہت کم لے تاکہ اچھی طرح غسل ہوسکے اور ایسی جگہ غسل کرے کہ اس کو کوئی ننگا نہ دیکھے اور غسل کرتے وقت بلاضرورت باتیں نہ کرے، اور غسل سے فارغ ہوکر ننگا ہو تو بدن ڈھکنے میں بہت جلدی کرے، یہاں تک کہ اگر وضو کرکے پیر نہ دھوئے ہوں تو غسل کی جگہ سے ہٹ کر پہلے اپنا بدن ڈھکے پھر دونوں پیر دھوئے۔ (کبیری)

مسئلہ: جب سارے جسم پر سے پانی بہہ جائے اور کلّی کرلے اور ناک میں پانی ڈال لے تو غسل ہوجائے گا چاہے غسل کرنے کا ارادہ ہو یا نہ ہو۔ غسل میں غسل کی نیت ضروری نہیں، چنانچہ اگر بارش میں کھڑا ہوجائے یا حوض میں

کود پڑے اور تمام بدن بھیگ جائے اور کلّی بھی کرلے اور ناک میں بھی پانی ڈال لے تو غسل ہوگیا۔ (کبیری)

غسل کرتے وقت کلمہ پڑھنا یا پڑھ کر پانی پر دم کرنا ضروری نہیں کلمہ چاہے پڑھے یا نہ پڑھے ہر حال میں آدمی پاک ہوجاتا ہے، بلکہ نہاتے وقت کلمہ یا اور کوئی دعاء نہ پڑھنا ہی بہتر ہے، اس وقت کچھ نہ پڑھے۔

غسل فرض ہونے کے اسباب

حدثِ اکبر یعنی جنابت سے پاک ہونے کے لئے غسل کرنا فرض ہے اور حدثِ اکبر کے پیدا ہونے کے چار اسباب ہیں:

پہلا سبب: خروج منی یعنی منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہوکر جسم سے باہر نکلنا، خواہ سوتے میں یا جاگتے میں، بیہوشی میں یا ہوش میں، جماع (ہم بستری) سے یا بغیر جماع کے، کسی خیال وتصور سے یا خاص حصّے کو حرکت دینے سے یا اور کسی غیر فطری طریقہ سے۔ بہر حال منی نکلتے ہی حدثِ اکبر لاحق ہوجائیگا اور غسل کرنا فرض ہوجائے گا۔ (ہندیہ)

مسئلہ: اگر منی اپنی جگہ سے بشہوت جدا ہوئی مگر عضوِ مخصوص سے باہر نکلتے وقت شہوت باقی نہ رہی تب بھی غسل فرض ہوجائے گا۔ مثلاً منی اپنی جگہ سے بشہوت جدا ہوئی مگر اس نے خاص حصّے کے سوراخ کو ہاتھ سے بند کرلیا یا

روئی وغیرہ رکھ لی، تھوڑی دیر بعد جب شہوت ختم ہوگئی تو اس نے عضو مخصوص کے سوراخ سے ہاتھ یا روئی ہٹائی اور منی بغیر شہوت کے خارج ہوگئی تب بھی غسل فرض ہو جائے گا۔(ہندیہ)

مسئلہ: اگر کسی کے خاص حصہ سے کچھ منی نکلی، اس نے غسل کرلیا، غسل کے بعد دوبارہ کچھ منی بغیر شہوت کے نکلی تو اس صورت میں پہلا غسل باطل ہو جائے گا، دوبارہ غسل کرنا فرض ہوگا۔ بشرطیکہ یہ منی سونے سے پہلے یا پیشاب کرنے سے پہلے یا چالیس قدم یا اس سے زیادہ چلنے سے پہلے نکلے، البتہ اس باقی منی کے نکلنے سے پہلے اگر کوئی نماز پڑھ لی ہو تو وہ نماز صحیح رہے گی اس کا اعادہ لازم نہیں۔(ھندیہ)

مسئلہ: کسی کے عضوِ مخصوص سے پیشاب کے بعد منی نکلے تو اس پر بھی غسل فرض ہوگا بشرطیکہ شہوت کیساتھ نکلے۔(ہندیہ)

تشریح: مطلب یہ ہے کہ غسل کر لینے کے بعد پیشاب کرنے سے پہلے تو خواہ بلاشہوت ہی باقی رہی ہوئی منی نکل آئے تو دوبارہ غسل واجب ہوگا مگر پیشاب کر لینے کے بعد منی نکلے تو دیکھو اگر اس وقت شہوت ہوئی تو غسل واجب ہے ورنہ دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں۔اسی طرح غسل سے فارغ ہو کر چالیس قدم سے زیادہ چل پھر لئے تب منی نکلی تو دیکھو کہ نکلتے

وقت شہوت ہوئی تو غسل واجب ہوا، شہوت کے بغیر نکل گئی تو غسل واجب نہیں۔اسی طرح سو گیا تھا پھر منی نکلی تو یہی تفصیل اس میں ہے۔

جاگنے پر بدن یا کپڑے پر تری دیکھے تو اس کی حسبِ ذیل صورتیں ہیں:

غسل فرض ہونے کی آٹھ صورتیں ہیں:

اگر کسی مرد یا عورت کو اپنے جسم یا کپڑے پر نیند سے بیدار ہونے کے بعد تری معلوم ہو تو اس میں بہت سی صورتیں ہیں، منجملہ ان کے آٹھ صورتوں میں غسل فرض ہے:

(۱) یقین یا گمان غالب ہو جائے کہ یہ منی ہے اور احتلام یاد ہو۔

(۲) یقین ہو جائے کہ یہ منی ہے اور احتلام یاد نہ ہو۔

(۳) یقین ہو جائے کہ مذی ہے اور احتلام یاد ہو۔

(۴) شک ہو کہ یہ مذی ہے یا منی ہے اور احتلام یاد ہو۔

(۵) شک ہو کہ یہ منی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد ہو۔

(۶) شک ہو کہ یہ مذی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد ہو۔

(۷) شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد ہو۔

(۸) شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی ہے اور احتلام یاد نہ ہو۔ (شامی وکبیری)

تشریح: مرد جب بیوی کے ساتھ ہوتا ہے تو عضوِ خاص سے پتلا سا پانی نکلا

کرتا ہے، عورت کو بھی نکلتا ہے، مگر اس کے نکلنے سے شہوت باقی رہتی ہے، بلکہ بڑھ جاتی ہے، اسے "مذی" کہتے ہیں۔ اگر نکلنے کے بعد شہوت ختم ہو جائے تو سمجھو "منی" ہے اور پیشاب کرنے سے پہلے یا بعد میں گاڑھا پیشاب سا یا سفید پانی نکلا کرتا ہے اسے "ودی" کہتے ہیں۔

دوسرا سبب: ایلاج۔ یعنی کسی باشہوت مرد کے عضوِ مخصوص کے سر کا کسی زندہ عورت کے خاص حصہ میں یا کسی دوسرے زندہ آدمی کے مشترکہ حصہ میں داخل ہو جانا، خواہ وہ آدمی مرد ہو یا عورت ہو یا خنثیٰ ہو۔ اور چاہے منی گرے یا نہ گرے۔ اس صورت میں اگر دونوں میں غسل کے صحیح ہونے کی شرطیں مثلاً عاقل و بالغ ہونا پائی جاتی ہیں تو دونوں پر ورنہ جس میں پائی جاتی ہیں اُس پر غسل فرض ہو جائے گا (درمختار)

تیسرا سبب: حیض سے پاک ہونا

حیض: صحت مند، بالغ، غیر حاملہ عورت کو ہر ماہ آگے کی راہ سے جو معمولی خون آتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں (مراقی الفلاح)

مسئلہ: کم سے کم حیض کی مدت تین دن تین رات ہے، اور زیادہ سے زیادہ دس دن رات ہے، اور دو حیضوں کے درمیان عورت کم از کم پندرہ دن پاک رہتی ہے یعنی ایک حیض کے بعد کم از کم پندرہ دن تک دوسرا حیض نہیں آتا

اور زیادہ سے زیادہ پاک رہنے کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ ممکن ہے کسی عورت کو ساری زندگی حیض نہ آئے۔ (شرح البدایہ)

مسئلہ: تین دن، تین رات سے کم اور دس دن، رات سے زیادہ جو خون آئے وہ حیض کا خون نہیں استحاضہ ہے، جو کسی بیماری کی وجہ سے آ گیا ہے۔

(شرح البدایہ)

نوٹ: استحاضہ کے احکام و مسائل استحاضہ کے بیان میں آگے آ رہے ہیں۔

مسئلہ: اگر کسی عورت کو تین دن رات خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی، پھر تین دن رات خون آیا تو تین دن پہلے کے اور تین دن یہ جو پندرہ دن کے بعد کے ہیں، حیض کے ہیں اور بیچ میں پندرہ دن پاکی کے ہیں۔

(شرح البدایہ)

مسئلہ: حیض کی مدّت میں خالص سفیدی کے علاوہ جس رنگ کا بھی خون آئے جیسے سُرخ، زرد، نیلا، سبز، خاکی اور سیاہ تو یہ سب حیض ہے، لیکن جب خالص سفید رنگ کا حیض آنے لگے اور بالکل سفید دکھلائی دے کہ گدّی جیسی رکھی تھی ویسی ہی نکلے تو اب حیض سے پاک ہوگئی (شرح التنویر و زیلعی)

مسئلہ: نو سال سے پہلے اور پچپن سال کے بعد کسی عورت کو حیض نہیں آتا اس لئے نو سال سے کم عمر لڑکی کو جو خون آئے خواہ کسی رنگ کا ہو وہ حیض نہیں

بلکہ استحاضہ ہے۔ البتہ اگر اس عورت کو اس عمر سے پہلے بھی زرد یا سبز یا خاکی رنگ کا حیض آتا ہو تو پچپن سال کے بعد بھی یہ رنگ حیض سمجھے جائیں گے اور اگر اس عمر سے پہلے ان رنگوں میں سے کسی رنگ کا خون نہ آتا تھا عادت کے خلاف یہ رنگ آئے ہیں تو خون حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ (درمختار)

استحاضہ کے مسائل آگے آرہے ہیں۔

مسئلہ: کسی عورت کو ہمیشہ تین دن یا چار دن خون آتا تھا پھر کسی مہینہ میں زیادہ آگیا، لیکن دس دن سے زیادہ نہیں آیا تو وہ سب حیض ہے۔ اور اگر دس دن سے بھی بڑھ گیا تو جتنے دن پہلے سے عادت کے مقرر رہیں اتنا تو حیض ہے، باقی سب استحاضہ ہے۔

مثال: کسی عورت کو تین دن ہمیشہ حیض آنے کی عادت ہے لیکن کسی مہینہ میں نو دن یا دس دن رات خون آیا تو یہ سب حیض ہے اور دس دن، رات سے ایک لمحہ بھی زیادہ آئے تو وہی تین دن حیض کے ہیں اور باقی دنوں کا خون سب استحاضہ ہے۔ ان دنوں کی نمازیں قضا پڑھنا واجب ہے۔

(شرح البدایہ)

مسئلہ: ایک عورت ہے جس کی کوئی عادت مقرر نہیں ہے، کبھی چار دن خون آتا ہے کبھی سات دن، اسی طرح بدلتا رہتا ہے، کبھی دس دن بھی خون آتا

ہے تو یہ سب حیض ہے، ایسی عورت کو اگر کبھی دس دن رات سے زیادہ خون آجائے تو دیکھو اس سے پہلے مہینہ میں کتنے دن حیض آیا تھا، جتنے دن آیا ہو اتنے دن حیض کے سمجھیں اور باقی سب استحاضہ ہے۔ (ردّالمحتار)

مسئلہ: کسی عورت کو ہمیشہ چار دن حیض آتا تھا پھر ایک مہینہ میں پانچ دن خون آیا اس کے بعد دوسرے مہینہ میں پندرہ دن خون آیا تو اس پندرہ دن میں سے پانچ دن حیض کے ہیں اور دس دن استحاضہ ہے اور پہلے چار دن کی عادت کا اعتبار نہیں کریں گے اور یہ سمجھیں گے کہ عادت بدل گئی اور اب پانچ دن عادت ہوگئی۔ (ردّالمحتار)

اس صورت میں عورت دس دن تک خون بند ہونے کا انتظار کرے جب دس دن کے بعد بھی خون نہ بند ہو تو عورت دس دن کے بعد غسل کرے اور گزشتہ پانچ دنوں کی نمازیں قضاء پڑھے۔

مسئلہ: کسی لڑکی نے پہلے پہل خون دیکھا تو اگر دس دن یا اس سے کم کم آئے تو یہ سب حیض ہے اور اگر دس دن سے زیادہ آئے تو پورے دس دن حیض ہے اور دس دن سے جتنا زیادہ ہو وہ سب استحاضہ ہے۔ (شرح البدایہ)

مسئلہ: کسی لڑکی نے پہلے پہل خون دیکھا اور وہ کسی طرح بند نہیں ہوا کئی مہینہ تک برابر آتا رہا تو جس دن خون آیا ہے اس دن سے لے کر دس دن

رات تک حیض ہے اس کے بعد بیس دن استحاضہ ہے۔اسی طرح برابر دس دن حیض اور بیس دن استحاضہ سمجھا جائے گا۔(ردّالمحتار)

مسئلہ: اگر ایک یا دو دن خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی، پھر ایک یا دو دن خون آیا تو بیچ میں پندرہ دن پاکی کا زمانہ ہے، شروع اور آخر میں ایک یا دو دن جو خون آیا ہے وہ بھی حیض نہیں۔(ردّالمحتار)

مسئلہ: اگر ایک دن یا کئی دن خون آیا، پھر پندرہ دن سے کم پاک رہی تو اس پاکی کا کچھ اعتبار نہیں بلکہ یوں سمجھیں گے کہ گویا اول سے آخر تک برابر خون جاری رہا، لہٰذا جتنے دن حیض آنے کی عادت ہو اتنے دن حیض کے ہیں، باقی سب استحاضہ ہے۔(ردّالمحتار)

مثال:(۱) کسی عورت کو ہر مہینہ کی پہلی اور دوسری اور تیسری تاریخ کو حیض آنے کا معمول ہے، پھر کسی مہینہ میں ایسا ہوا کہ پہلی تاریخ کو تو خون آیا پھر چودہ دن پاک رہی پھر ایک دن خون آیا تو ایسا سمجھیں گے کہ سولہ دن برابر خون آیا۔چنانچہ اس میں سے شروع کے تین دن حیض کے ہیں اور تیرہ دن استحاضہ ہے۔

مثال:(۲) کسی عورت کو ہر مہینہ کی چوتھی، پانچویں اور چھٹی تاریخ کو حیض آنے کی عادت تھی پھر کسی مہینہ میں ایسا ہوا کہ پہلی تاریخ کو خون آیا پھر چودہ

دن پاک رہی پھر ایک دن خون آ گیا تو ایسا سمجھیں گے کہ سولہ دن برابر خون آیا۔ پھر ان میں چوتھی، پانچویں اور چھٹی تاریخ حیض کے دن ہیں اور شروع کے تین دن اور بعد کے دس دن استحاضہ کے ہیں اور اگر اس کی کوئی عادت پہلے مقرر نہ ہو تو دس دن حیض ہے اور چھ دن استحاضہ ہے۔

مسئلہ: حمل کے زمانہ میں جو خون آئے وہ بھی حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے (شرح التنویر)

مسئلہ: بچہ پیدا ہونے کے وقت بچہ نکلنے سے پہلے جو خون آئے وہ بھی استحاضہ ہے بلکہ جب تک بچہ آدھے سے زیادہ نکل نہ آئے۔ اس وقت تک جو خون آئے گا اس کو استحاضہ کہیں گے۔ (شرح التنویر)

حیض کے احکام

نماز کے مسائل

مسئلہ: حیض کے زمانہ میں نماز اور روزہ رکھنا درست نہیں ۔فرق اتنا ہے کہ نماز تو بالکل معاف ہو جاتی ہے، پاک ہونے کے بعد بھی اس کی قضا واجب نہیں ہوتی ،لیکن روزہ معاف نہیں ہوتا، پاک ہونے کے بعد قضا رکھنی پڑے گی۔

(شرح البدایہ)

مسئلہ: اگر فرض پڑھتے ہوئے دوران نماز حیض آ گیا تو وہ نماز بھی معاف ہوگئی، پاک ہونے کے بعد اس کی قضا نہ پڑھے ۔اور اگر نماز نفل یا سنّت میں حیض آ گیا تو پاک ہونے کے بعد ان کی بھی قضا پڑھنی پڑے گی ۔اگر فرض یا نفل روزہ میں حیض آ جائے تو وہ بھی ٹوٹ جائیں گے اور ان کی بھی قضا واجب ہوگی۔

مسئلہ: اگر نماز کے اخیر وقت میں حیض آیا اور ابھی نماز نہیں پڑھی تھی تب بھی نماز معاف ہوگئی۔(درّ مختار)

مسئلہ: اگر ایک یا دو دن خون آ کر بند ہو گیا تو نہانا واجب نہیں ،وضو کر کے نماز پڑھے ،لیکن ابھی صحبت کرنا درست نہیں ،اگر پندرہ دن گزرنے سے

پہلے خون آ گیا تو معلوم ہوگا کہ وہ حیض کا زمانہ تھا، حساب سے جتنے دن حیض کے ہوں ان کو حیض سمجھے اور اب غسل کر کے نماز پڑھے۔اور اگر پورے پندرہ دن گزر گئے اور خون نہیں آیا تو معلوم ہوا کہ وہ استحاضہ تھا۔اور ایک دن یا دو دن خون آنے کی وجہ سے جو نمازیں نہیں پڑھیں اب ان کی قضا پڑھے۔(ردالمختار)

مسئلہ: تین دن حیض آنے کی عادت ہے، لیکن کسی مہینے میں ایسا ہوا کہ تین دن پورے ہو چکے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی غسل نہ کرے نہ نماز پڑھے اگر پورے دس دن رات پر یا اس سے کم میں خون بند ہو جائے تو ان سب دنوں کی نمازیں معاف ہیں، کچھ قضا نہ پڑھے۔اور یوں کہیں گے کہ عادت بدل گئی۔اس لئے یہ سب دن حیض کے ہو گئے۔اور اگر گیارھویں دن بھی خون آیا تو اب معلوم ہوا کہ حیض کے فقط تین ہی دن تھے یہ سب استحاضہ ہے۔لہذا گیارھویں دن نہائے اور سات دن کی نمازیں قضا پڑھے اور اب نمازیں نہ چھوڑے۔(عالمگیری)

مسئلہ: اگر دس دن سے کم حیض آیا اور ایسے وقت میں خون بند ہوا کہ نماز کا وقت بالکل تنگ ہے کہ جلدی اور پھرتی سے نہالے تو نہانے کے بعد بالکل ذرا سا وقت بچے گا جس میں صرف ایک دفعہ اللہ اکبر کہہ کے نیت باندھ سکتی

ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھ سکتی ہے، تب بھی اس وقت کی نماز واجب ہو جائے گی اور قضا پڑھنی پڑے گی اور اگر اس سے بھی کم وقت ہوتو نماز معاف ہے اس کی قضا پڑھنا واجب نہیں۔ (درّ مختار)

مسئلہ: اور اگر پورے دس دن رات حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ بالکل ذرا سا بس اتنا وقت ہے کہ ایک دفعہ اللہ اکبر کہہ سکتی ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھ سکتی اور نہانے کی بھی گنجائش نہیں تو بھی نماز ہو جاتی ہے اس کی قضا پڑھے۔ (درمختار)

روزہ کے مسائل

مسئلہ: اگر رات کو پاک ہوئی اور پورے دس دن رات حیض آیا ہے تو اگر اتنی ذرا سی رات باقی ہو جس میں ایک دفعہ اللہ اکبر بھی نہ کہہ سکے تب بھی صبح کا روزہ واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ: اور اگر دس دن سے کم حیض آیا ہے تو اگر اتنی رات باقی ہے کہ پُھرتی سے غسل تو کر لے گی لیکن غسل کے بعد ایک دفعہ اللہ اکبر نہ کہہ پائے گی تو بھی صبح کا روزہ واجب ہے۔ اگر اتنی رات باقی تھی کہ غسل کر لیتی لیکن غسل نہیں کیا تو روزہ نہ توڑے بلکہ روزہ کی نیت کر لے اور صبح کو نہا لے۔ (درمختار)

مسئلہ: اگر رات کو پاک ہوئی اور اتنی کم رات باقی ہے کہ غسل بھی نہ کر سکے تو صبح کا روزہ رکھنا جائز نہیں ہے لیکن دن کو کچھ کھانا پینا بھی درست نہیں بلکہ سارا دن روزہ کی داروں کی طرح رہے، پھر بعد میں اس دن کے روزہ کی قضا رکھے۔ (درمختار)

مسئلہ: رمضان شریف میں دن کو پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے۔ شام تک روزہ داروں کی طرح سے رہنا واجب ہے، لیکن یہ دن روزہ میں نہ لگے گا بلکہ اس کی بھی قضا رکھنی پڑے گی۔ (شرح البدایہ)

صحبت کے مسائل

مسئلہ: حیض کی حالت میں بیوی سے ہمبستری کرنا حرام ہے۔ (درمختار)

مسئلہ: حیض کی حالت میں عورت کا بوسہ لینا اور اس کا جھوٹا پانی پینا اور اس سے لپٹ کر سونا اور اس کے بدن کو ناف اور ناف کے اوپر، اسی طرح زانو اور زانو کے نیچے کے جسم سے اپنے جسم کو ملانا، اگر چہ درمیان میں کپڑا نہ ہو اور ناف اور زانو کے درمیانی بدن کو کپڑا حائل کر کے ملانا جائز ہے، ہاں اگر یہ خیال ہو کہ کہیں حالت حیض میں پاس لیٹنے سے ہمبستری نہ ہو جائے تو علیحدگی

بہتر ہے۔لیکن حیض کی وجہ سے نفرت کر کے عورت سے علیحدہ ہو کر سونا یا اس کے اختلاط سے بچنا مکروہ ہے۔(در مختار)

مسئلہ: حیض کی حالت میں عورت کا ناف اور زانو کے درمیان کے جسم کو ننگے دیکھنا حرام ہے۔(درمختار)

مسئلہ: کسی عورت کی عادت پانچ دن کی یا نو دن کی تھی پھر جتنے دن عادت تھی اتنے ہی دن خون آیا، پھر بند ہو گیا تو جب تک نہا نہ لے اس وقت تک صحبت کرنا درست نہیں۔ اگر غسل نہ کرے تو جب ایک نماز کا وقت گزر جائے کہ ایک نماز کی قضا اس کے ذمہ واجب ہو جائے تو بغیر نہائے بھی صحبت درست ہے۔اس سے پہلے صحبت درست نہیں۔ (شرح البدیہ)

تشریح: نماز کا وقت گزرنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی فرض نماز کے شروع وقت میں خون بند ہوا تو اس نماز کا باقی سب وقت گزر جائے، اور کسی نماز کے اخیر وقت میں خون بند ہو تو اس نماز کا اتنا وقت ملنا ضروری ہے کہ جس میں غسل کر کے نماز کی نیت کرنے کی گنجائش ہو، اگر اس سے بھی کم وقت ملے تو پھر اس کے گزرنے کا کچھ اعتبار نہیں۔ دوسری فرض نماز کا پورا وقت گزرنا ضروری ہے۔

اور اگر خون ایسے وقت بند ہوا ہے کہ نماز کا وقت نہیں ہے جیسے طلوع آفتاب سے زوال تک کا وقت ،تو اس وقت کے گزرنے کا اعتبار نہیں

ہے۔ بلکہ اس کے بعد ظہر کی نماز کے وقت کا گزرنا صحبت حلال ہونے کے لئے ضروری ہے۔ (علم الفقہ وردّ المحتار)

مسئلہ: اگر عادت پانچ دن کی تھی اور خون چار ہی دن آ کر بند ہو گیا تو نہا کر نماز پڑھنا واجب ہے، لیکن جب تک پانچ دن پورے نہ ہو جائیں اس وقت تک صحبت کرنا درست نہیں ہے کہ شاید پھر خون آ جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: اگر پورے دس دن رات حیض آیا تو جب خون بند ہوا اس وقت سے صحبت حلال ہے خواہ عورت نہا چکی ہو یا ابھی نہائی نہ ہو۔ (شرح البدایہ)

چوتھا سبب: نفاس سے پاک ہونا

بچہ پیدا ہونے کے بعد آگے کی راہ سے جو خون آتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں۔ (مراقی الفلاح)

مسئلہ: زیادہ سے زیادہ نفاس کی مدّت چالیس دن ہے اور کم کی کوئی حد نہیں، اگر کچھ دیر آ کر خون بند ہو جائے تو بھی وہ نفاس ہے۔ اور یہ ممکن ہے کہ کسی عورت کو بالکل نفاس نہ آئے۔ (مراقی الفلاح وعلم الفقہ)

مسئلہ: نفاس اور حیض کے درمیان عورت کم از کم پندرہ دن پاک رہتی ہے۔

(علم الفقہ)

مسئلہ: نفاس کی مدّت میں خالص سفیدی کے علاوہ اور جس رنگ کا خون آئے وہ نفاس سمجھا جائے گا۔ (علم الفقہ)

مسئلہ: اگر خون چالیس دن سے بڑھ گیا تو اگر پہلے پہل یہی بچہ ہوا ہے تو چالیس دن نفاس کے ہیں اور جتنا اس سے زیادہ آیا ہے وہ استحاضہ ہے لہذا چالیس دن کے بعد نہائے اور نماز پڑھنا شروع کردے اور خون بند ہونے کا انتظار نہ کرے اور اگر یہ پہلا بچہ نہیں بلکہ اس سے پہلے بھی جَن چکی ہے اور اس کی عادت معلوم ہے کہ اتنے دن نفاس آتا ہے تو جتنے دن نفاس کی عادت ہو اتنے دن نفاس کے ہیں اور جو عادت سے زیادہ ہے وہ استحاضہ ہے جبکہ خون چالیس دن سے بڑھ جائے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: کسی کی عادت تیس دن نفاس آنے کی ہے لیکن تیس دن گزر گئے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی نہ نہائے اگر پورے چالیس دن پر خون بند ہو گیا تو یہ سب نفاس ہے اور اگر چالیس دن سے زیادہ ہو جائے تو فقط تیس دن نفاس کے ہیں اور باقی سب استحاضہ ہے۔ اس لئے اب فوراً غسل کرلے اور دس دن کی نمازیں قضا پڑھے۔ (درمختار)

مسئلہ: آدھا یا آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا لیکن ابھی پورا نہیں نکلا، اس وقت جو خون آئے وہ بھی نفاس ہے۔ اور اگر آدھے سے کم نکلا اس وقت

خون آیا تو وہ استحاضہ ہے۔اگر ہوش وحواس باقی ہوں تو اس وقت بھی نماز پڑھے ورنہ گنہگار ہوگی، نہ ہو سکے تو اشارہ ہی سے پڑھے قضا نہ کرے لیکن اگر نماز پڑھنے سے بچہ کے ضائع ہو جانے کا ڈر ہو تو نہ پڑھے۔(بعد میں قضا کرے)۔(عالمگیری)

مسئلہ: کسی کا حمل گر گیا، اگر بچہ کا کوئی عضو بن گیا ہے تو گرنے کے بعد جو خون آئے گا وہ بھی نفاس ہے اور اگر کسی طرح کا کوئی عضو نہیں بنا گوشت ہی گوشت ہے تو اس کے بعد جو خون آئے وہ نفاس نہیں۔ پھر اگر حیض کی تفصیلات کے مطابق وہ حیض بن سکے تو حیض ہے اور اگر حیض بھی نہ بن سکے مثلاً تین دن سے کم آئے یا پاکی کا زمانہ ابھی پورے پندرہ دن نہیں ہوا تو وہ استحاضہ ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ: اگر چھ مہینہ کے اندر اندر آگے پیچھے دو بچے پیدا ہوں تو نفاس کی ابتداء پہلے بچہ کی ولادت سے سمجھی جائے گی مثلاً دوسرا پہلے بچہ کے دس بیس دن یا دو ایک مہینہ کے بعد پیدا ہو تو نفاس کا حساب پہلے بچہ سے کریں گے دوسرے بچہ سے نفاس کا حساب نہیں کیا جائے گا۔(شرح التنویر وزبدۃ الفقہ)

مسئلہ: اگر دو بچے پیدا ہوں اور ان کی ولادت میں چھ مہینے یا اس سے زیادہ فصل ہو اور دونوں کے بعد خون آئے تو وہ دونوں خون جُدا جُدا دو نفاس سمجھے

جائیں گے۔ (علم الفقہ)

مسئلہ: گر کسی بچہ کے تمام اعضاء کٹ کٹ کر نکلیں تو اس کے اکثر اعضاء نکلنے کے بعد جو خون آئے وہ بھی نفاس ہے۔ (علم الفقہ)

مسئلہ: اگر دو ایک ماہ کا حمل ساقط ہو جائے اور سوائے جمے ہوئے خون یا گوشت کے لوتھڑے کے کچھ نہ نکلے تو اس کے بعد جو خون آئے وہ نفاس نہ ہوگا۔ (درمختار)

اگر کسی عورت کے آپریشن سے بچہ پیدا ہوا اور خون آپریشن کے مقام سے نکلے، آگے کی راہ سے نہ نکلے تو یہ خون نفاس نہیں کہلائے گا اور آگے کی راہ سے بھی خون باہر نکلے تو وہ نفاس سمجھا جائے گا۔ (بحرالرائق)

نفاس کے احکام

مسئلہ: نفاس کے زمانہ میں نماز بالکل معاف ہے اور روزہ معاف نہیں ہے بلکہ اس کی قضا واجب ہے۔ (شرح التنویر)

اور نماز، روزہ اور صحبت وغیرہ کے عام احکام نفاس میں بھی وہی ہیں جو حیض کے ہیں۔ اور حیض کے احکام میں لکھے جا چکے ہیں، ضرورت کے وقت وہیں دیکھ لیں۔

مسئلہ: اگر چالیس دن سے پہلے خون نفاس کا بند ہو جائے تو فوراً غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے اور اگر غسل صحت کے لئے نقصان دہ ہو تو تیمّم کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے اور ہرگز کوئی نماز قضا نہ ہونے دے۔ (درمختار)

مسئلہ: بچّہ پیدا ہونے کے بعد کسی کو بالکل خون نہ آئے تب بھی جننے کے بعد (احتیاطًا) نہانا واجب ہے۔ (شرح التنویر)

حیض ونفاس کے مشترک احکام

مسئلہ: جس عورت پر حیض یا نفاس کی بنا پر نہانا واجب ہو اس کو مسجد میں جانا اور مسجد حرام میں جا کر کعبہ مکرّمہ کا طواف کرنا حرام ہے۔ (شرح البدایہ)

مسئلہ: حیض ونفاس کی حالت میں قرآن کریم پڑھنا اور اس کو چھونا درست نہیں۔ البتہ اگر قرآن کریم جزدان میں یا رومال میں لپٹا ہوا ہو یا اس پر کپڑے کی چولی یا پلاسٹک کور ہو اور جلد کے ساتھ سِلا ہوا نہ ہو بلکہ الگ ہو کہ اتاریں تو اتر سکے، ایسی صورت میں قرآن کریم کو چُھونا اور اٹھانا درست ہے۔ (شرح البدایہ)

مسئلہ: جس روپیہ یا پیسہ یا طشتری یا کٹورہ یا تعویذ یا اور کسی چیز میں قرآن کریم کی کوئی آیت لکھی ہو اس کو بھی چھونا حیض ونفاس والی عورتوں کو درست

نہیں ۔البتہ اگر کسی تھیلی وغیرہ میں رکھے ہوں تو اس تھیلی اور برتن کو چھونا اور اٹھانا درست ہے اور کسی کپڑے کے ذریعہ بھی ان کو پکڑنا، چھونا درست ہے۔(شرح البدایہ)

مسئلہ: کُرتے کے دامن اور دوپٹہ کے آنچل سے بھی قرآن کریم پکڑنا اور اٹھانا درست نہیں ۔البتہ بدن سے الگ کوئی کپڑا جیسے رومال وغیرہ ہو تو اس سے پکڑ کر اٹھانا جائز ہے۔(بہشتی زیور)

مسئلہ: اگر پوری آیت نہ پڑھے، بلکہ آیت کا ذرا سا لفظ یا آدھی آیت پڑھے تو پڑھنا درست ہے ،لیکن وہ آدھی آیت اتنی بڑی نہ ہو کہ کسی چھوٹی آیت کے برابر ہو جائے۔(بہشتی زیور)

مسئلہ اگر الحمد شریف کی پوری سورت دعاء کی نیت سے پڑھے یا اور دعائیں جو قرآن کریم میں آئی ہیں ان کو دعا کی نیت سے پڑھے تلاوت کے ارادہ سے نہ پڑھے تو پڑھنا درست ہے ،اس میں کوئی گناہ نہیں مثلاً رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً الخ ، رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا الخ . (ردّالمحتار)

مسئلہ: جن آیات میں حمد وثناء والا مضمون پایا جاتا ہے جیسے آیت الکرسی ، سورۂ اخلاص ،سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں اور سواری پر سوار ہونے کی دعاء یعنی سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا

لَمُنقَلِبُونَ ،ایسی آیتوں کو حالتِ حیض ،حالتِ نفاس اور حالت جنابت میں دعاء اور ثناء کی نیت سے پڑھنا جائز ہے ،تلاوت کی نیت سے انہیں پڑھنا جائز نہیں ، اسی طرح قرآن کریم کی آخری دو سورتیں یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کو بھی مذکورہ حالتوں میں دعاء کی نیت سے پڑھنا جائز ہے تلاوت کی نیت سے ان سورتوں کو پڑھنا جائز نہیں۔

جن آیتوں میں حمد وثناء یا دعاء والا مضمون نہیں ہے جیسے سورہٗ کافرون ہے، ایسی آیتوں کو کسی بھی غرض سے پڑھنا جائز نہیں۔(ماخذہ: شامیہ)

مسئلہ: حیض ونفاس کی حالت میں دعاءِ قنوت پڑھنا درست ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ: اس حالت میں کلمہ اور درود شریف پڑھنا اور خدا تعالیٰ کا نام لینا، استغفار پڑھنا اور کوئی وظیفہ پڑھنا سب جائز ہے کوئی ممانعت نہیں۔(شرح التنویر)

مسئلہ: حیض کے زمانہ میں مستحب ہے کہ نماز کے وقت وضو کر کے کسی پاک جگہ تھوڑی دیر بیٹھ کر اللہ اللہ کر لیا کرے تا کہ نماز کی عادت نہ چھوٹ جائے اور پاک ہونے کے بعد نماز سے جی نہ گھبرائے۔(ھندیہ)

مسئلہ: کسی عورت کو نہانے کی ضرورت تھی اور ابھی نہانے نہ پائی تھی کہ حیض آ گیا تو اب اس پر نہانا واجب نہیں ، بلکہ حیض سے پاک ہو تب نہائے اور یہ ایک ہی غسل دونوں باتوں کی طرف سے ہو جائے گا۔(البحر الرائق)

مسئلہ: عورتوں کو حیض ونفاس کے وقت اپنے خاص حصہ میں روئی یا کپڑا رکھنا سنّت ہے، کنواری ہوں یا نہ ہوں اور جو عورتیں کنواری نہ ہوں ان کو حیض ونفاس کے بغیر بھی روئی رکھنا مستحب ہے۔ (علم الفقہ)

استحاضہ کا بیان

استحاضہ: اس خون کو کہتے ہیں جو حیض ونفاس کی بیان کردہ تعریف کے خلاف آئے۔ مثلاً حیض میں تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ آنے والا خون حیض نہیں استحاضہ ہے اور نفاس میں چالیس روز سے زیادہ آنے والا خون استحاضہ ہے۔ (درّمختار)

مسئلہ: نو سال سے کم عمر والی لڑکی کو اگر خون آجائے تو وہ حیض نہیں، استحاضہ ہے۔ خواہ تین دن رات سے زیادہ آئے یا کم۔ (درّمختار)

مسئلہ: بالغہ عورت کو جو خون تین دن رات سے کم یا دس دن رات سے زیادہ آئے وہ بھی استحاضہ ہے، حیض نہیں ہے۔ (درّمختار)

مسئلہ: پچپن سال یا اس سے زیادہ عمر والی عورت کو جو خون آئے وہ خالص سُرخ یا سُرخ مائل بہ سیاہی نہ ہو تو وہ بھی استحاضہ ہے حیض نہیں ہے۔ (درمختار)

مسئلہ: حاملہ عورت کو حالتِ حمل میں جو خون آئے وہ استحاضہ ہے، حیض

نہیں ہے۔ (درّ مختار)

مسئلہ: عادت والی عورت کو اس کی عادت سے زیادہ خون آئے اور دس دن سے بڑھ جائے تو وہ بھی استحاضہ ہے، حیض نہیں ہے۔ (درّ مختار)

مثال: کسی عورت کو پانچ دن حیض آنے کی عادت ہے پھر اس کو گیارہ دن خون آیا تو جس قدر اس کی عادت سے بڑھ گیا ہے یعنی چھ دن، وہ سب استحاضہ ہے۔

مسئلہ: پاخانہ کے مقام سے جو خون آئے وہ حیض نہیں، استحاضہ ہے لیکن غسل کر لینا اس صورت میں مستحب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: اگر کسی عورت کو دس دن رات حیض آ کر بند ہو جائے اور پندرہ دن سے کم بند رہے اس کے بعد پھر خون آئے تو یہ دوسرا خون استحاضہ ہے، حیض نہیں ہے، کیونکہ دو حیضوں کے درمیان کم از کم پندرہ دن کا فصل ضروری ہے۔ (درّ مختار)

مسئلہ: ولادت کے وقت آدھے سے زیادہ بچہ باہر نکلنے سے پہلے اگر خون آ جائے تو وہ استحاضہ ہے نفاس نہیں، لیکن آدھے سے زیادہ بچہ باہر نکلنے کے بعد جو خون آئے وہ نفاس ہے۔ (درّ مختار)

مسئلہ: چالیس دن نفاس آ کر بند ہو جائے اور پندرہ دن سے کم بند رہے اور پھر خون آ جائے تو یہ دوسرا خون استحاضہ ہے، حیض نہیں ہے کیونکہ نفاس کے بند ہو جانے کے بعد کم از کم پندرہ دن حیض نہیں آتا۔ (درّ مختار)

مسئلہ: کسی عورت کے بچہ پیدا ہونے کے بعد چالیس دن سے زیادہ خون آئے تو اگر عورت کی عادت مقرر نہ ہو تو چالیس دن سے جس قدر زیادہ ہو وہ استحاضہ ہے، نفاس نہیں، اور اس کی عادت مقرر ہو تو جس قدر عادت سے زیادہ ہو وہ سب استحاضہ ہے۔ (درّ مختار)

مثال: جس عورت کی کوئی عادت مقرر نہ ہو، اس کو اکتالیس دن خون آئے تو چالیس دن نفاس ہوگا اور ایک دن استحاضہ ہے۔

مثال: (۲) جس عورت کو بیس دن نفاس کی عادت ہو اگر اس کو اکتالیس دن خون آئے تو بیس دن اس کا نفاس ہوگا اور اکیس دن استحاضہ۔

مسئلہ: جس عورت کے دو بچہ پیدا ہوں اور دونوں میں چھ ماہ سے کم فصل ہو اور دوسرا بچہ چالیس دن کے بعد پیدا ہو تو جو خون دوسرے بچہ کے بعد آئے وہ استحاضہ ہے، نفاس نہیں۔ (شامی)

استحاضہ کا حکم

استحاضہ کے خون کا حکم معذور کی طرح ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے:
اگر کسی عورت کو استحاضہ کا خون جاری ہو اور ایک فرض نماز کے پورے وقت میں برابر اس طرح جاری ہو کہ عورت کو اتنا وقت بھی نہ ملے کہ اس میں خون نہ آئے اور وہ وضو کر کے اس وقت کی نماز ادا کر لے، جب اس طریقہ سے مسلسل خون جاری ہو تو وہ عورت معذور کہلائے گی۔ اور اگر عورت کو اتنا وقت مل جاتا ہے کہ جس میں طہارت کے ساتھ اس وقت کی فرض نماز پڑھ لے اور اس دوران نہ آئے تو پھر یہ عورت شرعاً معذور کے حکم میں نہیں ہوگی اور معذور کے احکام اس پر جاری نہیں ہوں گے بلکہ تندرستوں کے حکم میں ہوگی اور جو احکام تندرستوں کے ہوتے ہیں وہی اس کے ہوں گے۔

ذکر کردہ تفصیل کے مطابق ایک بار عورت کے معذور ہونے پر پھر آئندہ بقاءِ عذر کے لئے مسلسل خون جاری رہنا ضروری نہیں بلکہ ہر فرض نماز کے وقت کم از کم ایک بار بھی خون آ جائے تو بھی عورت کے معذور رہنے کیلئے کافی ہے۔ اور جب کسی فرض نماز کا پورا وقت ایسا گزرے کہ اس میں ایک بار بھی خون نہ آئے تو پھر عورت معذوروں کے حکم میں نہ رہے گی، تندرستوں کے حکم میں ہو جائے گی۔ (درّ مختار)

مسئلہ: استحاضہ کی حالت میں نماز ،روزہ خواہ نفلی ہوں ممنوع نہیں اور ہم بستری بھی ممنوع نہیں ،اس لئے استحاضہ والی نماز بھی پڑھے اور روزہ بھی رکھے۔ (البحرالرائق)

مسئلہ: استحاضہ والی عورت کوقرآن کریم کی تلاوت کرنا ،قرآن کریم باوضو چھونا اور مسجد میں جانا ،بیت اللہ کا طواف کرنا سب جائز ہے جبکہ مسجد کے ملوّث ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ (زُبدۃ الفقہ)

مسئلہ: استحاضہ والی عورت ہر فرض کے لئے نیا وضو کرے اور جب تک اس نماز کا وقت رہے اس کا وضو باقی رہے گا، بشرطیکہ وضو کو توڑنے والی اور کوئی چیز پیش نہ آئے ،اور اس وضو سے اس فرض نماز کے وقت میں جس قدر چاہے فرض ،واجب ،سنّت اور نفل نمازیں (اور قضا نمازیں) ادا کرے لیکن جب یہ وقت چلا جائے اور دوسری نماز کا وقت آجائے تو اب نئے سرے سے وضو کرنا چاہئے (درّ مختار)

مسئلہ: استحاضہ والی عورت نے اگر فجر کے وقت وضو کیا تو سورج نکلنے کے بعد اس وضو سے نماز نہیں پڑھ سکتی ،دوسرا وضو کرنا چاہئے اور جب سورج نکلنے کے بعد وضو کیا تو اس وضو سے ظہر کی نماز پڑھنا درست ہے ،ظہر کے وقت نیا وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے، جب عصر کا وقت آئیگا تب نیا وضو کرنا پڑے گا۔ ہاں اگر کسی

اور وجہ سے وضو ٹوٹ جائے تو دوسری بات ہے۔ (درمختار وھدایہ)

مسئلہ: استحاضہ والی عورت نے وضو کر کے نفل نماز شروع کی جب ایک رکعت پڑھی تو نماز کا وقت نکل گیا تو نماز فاسد ہوگئی اور احتیاطاً قضا لازم ہے۔ (عالمگیری)

اِن صورتوں میں غسل فرض نہیں

مسئلہ: منی اگر اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا نہ ہو تو اگر چہ خاص حصّہ سے باہر نکل آئے غسل فرض نہ ہوگا، مثلاً کسی شخص نے کوئی بوجھ اٹھایا یا اونچی جگہ سے گر گیا یا کسی نے اس کو مارا اور اس کے صدمہ سے اس کی منی بغیر شہوت کے نکل آئی تو غسل فرض نہ ہوگا کیونکہ یہ مرض کے حکم میں ہے۔ (درّ مختار)

مسئلہ: اگر کوئی مرد کسی کم سن لڑکی سے ہم بستری کرے تو غسل فرض نہ ہوگا، بشرطیکہ منی نہ گرے اور وہ لڑکی اس قدر کم عمر ہو کہ اس کے ساتھ جماع کرنے میں خاص حصہ اور مشترک حصہ مل جانے کا خوف ہو۔ اگر چہ ایسا کرنا ظلم اور بہت بڑا گناہِ کبیرہ ہے، مگر کوئی ظالم ایسا کر گزرے تو غسل کا مسئلہ یہ ہے کہ منی نکل آئے تو غسل فرض ہوگا ورنہ نہیں کیونکہ وہ محلِّ جماع نہیں۔ (درّ مختار)

مسئلہ: اگر مرد اپنے عضوِ مخصوص کا جز مقدار سرِ حشفہ سے کم داخل کرے اور منی نہ نکلے تب بھی غسل فرض نہ ہوگا کیونکہ ابھی باہر کے حکم میں ہے۔ (درِّ مختار) ہاں اگر مرد نے پورا حشفہ داخل کر دیا تو غسل فرض ہو جائے گا۔

مسئلہ: مذی اور ودی کے نکلنے سے غسل فرض نہیں ہوتا۔ (درِّ مختار)

مسئلہ: اگر کسی شخص کو منی جاری رہنے کا مرض ہو جیسے جریان کا مرض ہو جاتا ہے تو اس پر اس طرح منی کے نکلنے سے غسل فرض نہ ہوگا۔ (درِّ مختار)

غسل فرض نہ ہونے کی مزید چھ صورتیں

نیند سے بیدار ہونے کے بعد کپڑوں پر تری نظر آئے تو مندرجہ ذیل صورتوں میں حضرت امام ابو یوسفؒ کے نزدیک غسل فرض نہیں ہوتا:

(۱) یقین ہو کہ یہ مذی ہے اور احتلام یاد نہ ہو۔

(۲) شک ہو کہ یہ منی ہے یا ودی اور احتلام یاد نہ ہو۔

(۳) شک ہو کہ یہ مذی ہے یا ودی اور احتلام یاد نہ ہو۔

(۴) یقین ہو جائے کہ یہ ودی ہے اور احتلام یاد ہو۔

(۵) یقین ہو جائے کہ یہ ودی ہے اور احتلام یاد نہ ہو۔

(۶) شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد نہ ہو۔ (شامی)

ان میں سے پہلی ،دوسری اور چھٹی صورت میں احتیاطاً غسل کر لینا واجب ہے اگر غسل نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی اور سخت گناہ گار ہوگا۔ کیونکہ اس میں حضرت امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت طرفین رحمہما اللہ کا اختلاف ہے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ نے غسل واجب نہیں فرمایا اور حضرات طرفین رحمہما اللہ نے واجب فرمایا ہے اور فتویٰ طرفینؒ کے قول پر ہے کہ غسل کرنا فرض ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص خواب میں منی گرتے ہوئے دیکھے اور منی گرنے کی لذّت بھی اس کو محسوس ہو مگر کپڑوں پر تری یا کوئی نشان معلوم نہ ہو تو غسل فرض نہ ہوگا۔ (ہندیہ)

حدثِ اکبر (یعنی جنابت) کے مخصوص احکام

جب کسی پر غسل فرض ہو جائے تو اس کو مسجد میں داخل ہونا حرام ہے۔ ہاں اگر کسی کو سخت ضرورت ہو، مثلاً کسی کے گھر کا دروازہ مسجد میں ہو اور دوسرا کوئی راستہ اس کے نکلنے کا اس کے سوا نہ ہو اور نہ وہاں کے سوا دوسری جگہ رہ سکتا ہو تو اس کو مسجد میں تیمّم کر کے جانا جائز ہے۔ (اگر مؤذن کے حجرہ کا دروازہ مسجد کے اندر ہو تو اس کے لئے بھی مجبوری میں یہی حکم ہے کہ تیمّم کر کے مسجد سے باہر آجائے۔ یا کسی مسجد میں پانی کا چشمہ یا کنواں یا

حوض ہو اور اس کے سوا کہیں پانی نہ ہو تو اس کو مسجد میں تیمّم کر کے جانا جائز ہے۔ (درّ مختار)

مسئلہ: حالتِ جنابت میں عیدگاہ، مدرسہ اور خانقاہ میں جانا جائز ہے۔

(درّ مختار)

مسئلہ: اگر مسجد میں احتلام ہو جائے یا کسی اور سبب سے حدثِ اکبر لاحق ہو جائے تو فوراً تیمّم کر کے مسجد سے نکل جائے اگر کسی سخت مجبوری مثلاً خوفِ دشمن وغیرہ کی وجہ سے مسجد میں ٹھہرنا پڑ جائے تو تیمّم کرنا واجب ہے۔

(درّ مختار)

مسئلہ: حیض ونفاس کی حالت میں عورت کا اتنا بدن یعنی ناف اور زانو کے درمیان کے جسم کو ننگے دیکھنا یا اس سے اپنے جسم کو ملانا جب کہ کوئی کپڑا درمیان میں حائل نہ ہو اور جماع یعنی ہم بستری کرنا سب حرام ہے۔

(درّ مختار)

مسئلہ: حیض ونفاس کی حالت میں عورت کا بوسہ لینا اور اس کا جھوٹا پانی پینا اور اس سے لپٹ کر سونا اور اس کے بدن کو ناف اور ناف کے اوپر، اسی طرح زانو اور زانو کے نیچے کے جسم سے اپنے جسم کو ملانا، اگر چہ درمیان میں کپڑا نہ ہو (اور ناف اور زانو کے درمیانی بدن کو کپڑا درمیان میں حائل کر کے ملانا)

جائز ہے ہاں اگر یہ خیال ہو کہ کہیں حالتِ حیض ونفاس میں پاس لیٹنے سے ہمبستری نہ ہو جائے تو علیحدگی بہتر ہے۔

لیکن حیض کی وجہ سے نفرت کر کے عورت سے علیحدہ ہو کر سونا یا اس کے اختلاط سے بچنا مکروہ ہے۔(درِّمختار)

مسئلہ: جب کسی پر غسل فرض ہو تو اس کو قرآن مجید بقصدِ تلاوت پڑھنا حرام ہے، اگرچہ ایک آیت سے کم ہی ہو۔البتہ قرآن مجید کی ان آیتوں کو جن میں دعاء یا اللہ تعالیٰ کی تعریف ہو، انھیں دعاء کے ارادہ سے پڑھنا جائز ہے۔ مثلاً کوئی شخص سورۂ فاتحہ یا رَبَّنَآ اٰتِنا فِی الدُّنیا الخ یا کسی اور ایسی ہی آیت کو بطور دعاء کے پڑھے تو جائز ہے۔(درِّمختار)

مسئلہ: اگر کوئی مرد نیند سے اٹھنے کے بعد اپنے عضو مخصوص پر تری دیکھے اور سونے سے پہلے اس کے عضوِ خاص کو ایستادگی ہو تو اس پر غسل فرض نہ ہوگا اور وہ تری مذی سمجھی جائے گی، بشرطیکہ احتلام یاد نہ ہو اور اس تری کے منی ہونے کا غالب گمان نہ ہو۔اور اگر ران وغیرہ یا کپڑوں پر بھی تری ہو تو یہ منی ہے اور غسل واجب ہے۔(کبیری)

مسئلہ: اگر دو مرد یا دو عورتیں یا ایک مرد اور ایک عورت ایک ہی بستر پر لیٹیں اور سو کر اٹھنے کے بعد اس بستر پر منی کا نشان پایا جائے اور کسی طریقے سے یہ

معلوم نہ ہو سکے کہ یہ کس کی منی ہے اور نہ اس بستر پر ان سے پہلے کوئی اور سویا ہو تو اس صورت میں دونوں پر غسل فرض ہوگا اور اگر ان سے پہلے کوئی اور شخص بھی اس بستر پر سو چکا ہے اور منی خشک ہے تو پھر ان دونوں میں کسی پر غسل فرض نہ ہوگا۔ (درّ مختار)

ان صورتوں میں غسل واجب ہے

(۱) اگر کوئی کافر اسلام لائے اور حالتِ کفر میں اس کو حدثِ اکبر لاحق ہوا ہو اور وہ ابھی نہ نہایا ہو یا نہایا ہو مگر شرعی طریقہ سے وہ غسل صحیح نہ کیا ہو مثلاً کلّی نہ کی ہو تو اس پر اسلام لانے کے بعد نہانا واجب ہے۔ (شرح التنویر)

(۲) اگر کوئی شخص پندرہ برس کی عمر سے پہلے بالغ ہو جائے اور اسے پہلا احتلام ہو تو اس پر احتیاطاً غسل واجب ہے، اور اس کے بعد جو احتلام ہو یا پندرہ برس کی عمر کے بعد احتلام ہوا تو اس پر غسل فرض ہے۔ (شرح التنویر)

(۳) مسلمان کی لاش کو نہلانا مسلمانوں پر فرضِ کفایہ ہے۔ (درّ مختار)

ان صورتوں میں غسل مسنون ہے

(۱) جمعہ کے دن نمازِ فجر کے بعد سے جمعہ تک ان لوگوں کو غسل کرنا سنت ہے جن پر نمازِ جمعہ ادا کرنا فرض ہے۔

(۲) عیدین کے دن فجر کے بعد ان لوگوں کو غسل کرنا مسنون ہے

جن پر عیدین کی نماز واجب ہے۔

(۳) حج یا عمرہ کے احرام کے لئے غسل کرنا سنّت ہے۔

(۴) حج کرنے والوں کو عرفہ کے دن ،زوال کے بعد غسل کرنا سنّت ہے۔(حوالہ ا تا ۴ ،درّ مختار)

ان صورتوں میں غسل مستحب ہے

اسلام لانے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے ،جب کہ حدثِ اکبر سے پاک ہو۔(ھندیہ)

(۲) جب کوئی مرد یا عورت پندرہ برس کی عمر کو پہنچے اور اس وقت تک کوئی علامت جوانی کی اس میں نہ پائی جائے تو اس کو غسل کرنا مستحب ہے۔(شرح التنویر)

(۳) پچھنے (سینگی) لگوانے کے بعد اور جنون و مستی اور بے ہوشی دفع ہو جانے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔

(۴) مردے کو نہلانے کے بعد ،نہلانے والوں کو غسل کرنا مستحب ہے۔

(۵) شب براءت یعنی شعبان کی پندرھویں رات کو غسل کرنا مستحب ہے۔

(۶) شبِ قدر کی راتوں میں اس شخص کو غسل کرنا مستحب ہے جس کو شبِ قدر معلوم ہوئی اور وہ اعتکاف میں نہ ہو۔

(۷) مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے

(۸) مزدلفہ میں ٹھہرنے کے لئے دسویں تاریخ کی صبح طلوعِ فجر کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔

(۹) حج میں طوافِ زیارت کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔

(۱۰) منیٰ میں کنکری مارنے سے پہلے غسل مستحب ہے۔

(۱۱) کسوف اور خسوف اور استسقاء کی نماز کے لئے غسل مستحب ہے۔

(۱۲) خوف اور مصیبت کی نماز کے لئے غسل مستحب ہے۔

(۱۳) کسی گناہ سے توبہ کرنے کے لئے غسل مستحب ہے۔

(۱۴) سفر سے واپس آنے والے کو غسل مستحب ہے، جب وہ اپنے وطن واپس پہنچے۔

(۱۵) مجلسِ عامہ میں جانے کے لئے اور نئے کپڑے پہننے کے لئے غسل مستحب ہے۔

(۱۶) جو شخص قتل کیا جا رہا ہو اور اس کو اجازت ہو تو اس کو غسل کرنا مستحب ہے۔ (حوالہ ۳ تا ۱۴، دُرِّ مختار)

غسلِ جنابت کرنے کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں آیا ہے کہ

جناب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے انس! اگر تو غسلِ جنابت بہت خوبی کے ساتھ کرے گا تو بلا شبہ نہانے کی جگہ سے اس حال میں جدا ہوگا کہ کوئی گناہ اور خطا تجھ پر باقی نہ ہوگا (یہاں گناہِ صغیرہ کی معافی مراد ہے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! خوبی کے ساتھ غسل کس طرح کیا جاتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بالوں کی جڑوں کو تر کرے (کہ کسی بال کی جڑ خشک نہ رہ جائے) بدن پر پانی ڈال کر خوب ملکر صاف کرے (کہ کہیں سوکھا رہنے کا احتمال نہ ہو) (پھر شفقتاً فرمایا) اے میرے پیارے بیٹے اگر تجھ کو ہر وقت باوضو رہنے کی طاقت ہے تو ایسا (ہی) کر (کیونکہ) جس کو باوضو ہونے کی حالت میں موت آئے تو اس کو شہادت (کا ثواب) مرحمت ہوگا۔ (ابویعلیٰ)

غسل کرنے میں تاخیر نہ کریں اس پر وعید آئی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصویر ہو یا کُتا ہو یا غسل فرض ہونے کے باوجود غسل نہ کرے (بلا عذر کے دیر کرے، وضو بھی نہ کرے بلکہ محض سستی سے نماز تاخیر کردے)۔ (ابن حبان)

غسلِ میّت کے احکام

پیچھے گذر چکا ہے کہ مسلمان کی لاش کو غسل دینا مسلمانوں پر فرضِ کفایہ ہے۔یعنی اگر چند مسلمان مل کر اس فرض کو ادا کر دیں تو تمام مسلمانوں کی طرف سے یہ فریضہ ادا ہو جاتا ہے اور اگر کسی مسلمان نے بھی یہ فرض ادا نہ کیا اور میّت کو غسل نہ دیا تو سب مسلمان گناہ گار ہوں گے۔(ھندیہ)

اس لئے مختصر طور پر نہلانے کا طریقہ اور میت کے متعلق بعض اہم اور ضروری مسائل لکھے جاتے ہیں تاکہ مسلمان اس فرض کی ادائیگی میں شرعی معلومات حاصل کرکے اس پر عمل کرسکیں۔تفصیلات بہشتی زیور یا کسی معتبر عالمِ دین سے دریافت کرلی جائیں۔

نہلانے کا بیان

جب میّت کے گور و کفن کا سب سامان مہیا ہو جائے اور غسل دینا چاہیں تو پہلے کسی تخت یا بڑے تختہ کو پاک کرکے لوبان یا اگربتّی یا اور کسی خوشبودار چیز کی دھونی دے دیں ،تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا سات مرتبہ ،اور چاروں طرف دھونی دے کر مُردے کو اس پر لٹا دیں اور کپڑے اتار لیں اور کوئی کپڑا ناف سے لیکر زانو تک ڈالدیں تاکہ اتنا بدن چھپا رہے۔(ھندیہ)

اگر نہلانے کی کوئی جگہ الگ ہے کہ پانی خود ہی کہیں الگ بہ جائیگا تب تو خیر ورنہ تخت کے نیچے گڑھا کھدوالیں تاکہ سارا پانی اس میں جمع ہوتا

رہے اگر گڑھا نہ کھدوایا اور پانی سارے گھر میں پھیلا تب بھی کوئی گناہ نہیں
ہے، مگر اس کا بہہ جانا اچھا ہے، خواہ نالی ہی میں چلا جائے۔

غرض یہ کہ پانی کے پھیلنے سے آنے جانے میں کسی کو تکلیف نہ ہو
اور کوئی پھسل کر گر نہ پڑے، اس لئے اس پانی کے نکلنے کا انتظام کردیں۔

نہلانے کا طریقہ

میت کو نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے مُردے کو استنجاء کرادیں
لیکن اس کی رانوں اور استنجاء کی جگہ پر بغیر کپڑے کے ہاتھ نہ لگائیں، اور
اس پر ننگا ہونے کی حالت میں نگاہ بھی نہ ڈالیں بلکہ اپنے ہاتھ میں کوئی کپڑا
لپیٹ لیں اور جو کپڑا ناف سے لیکر زانو تک پڑا ہے اُس کے اوپر پانی ڈال کر
اندر اندر بڑا استنجاء کرادیں۔ پھر اس کو وضو کرادیں، لیکن نہ کُلّی کرائیں نہ ناک
میں پانی ڈالیں نہ گٹے تک ہاتھ دھلائیں۔

بلکہ پہلے منہ دھلائیں پھر دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت، پھر سر کا
مسح، پھر دونوں پیر۔ اور اگر تین دفعہ روئی تر کرکے دانتوں اور مسوڑھوں پر
پھیر دی جائے اور ناک کے دونوں سوراخوں میں پھیر دی جائے تو ایسا کرلینا
چاہئے مگر واجب نہیں ہے۔ (ھندیہ)

اور اگر غسل جنابت باقی تھا اسی حالت میں انتقال ہوگیا یا کوئی
عورت حیض ونفاس کی حالت میں مرجائے تو ایسی صورت میں اس کے ناک
اور منہ میں پانی پہنچانا ضروری ہے (شرح التنویر)

جس کی یہی صورت ہے کہ روئی یا کوئی باریک کپڑا پانی سے تر کرکے اس کے منہ اور ناک میں پھیر دیا جائے پھر میّت کے ناک اور منہ اور کانوں میں روئی بھر دیں تا کہ وضو کراتے وقت اور نہلاتے وقت پانی نہ جانے پائے جب وضو کرا چکیں تو سر کو گلِ خیرو (یہ ایک بوٹی کا نام ہے) یا صابن سے یا کسی اور چیز سے جس سے صاف ہو جائے مَل کر دھوئے۔ (ھندیہ)

پھر مُردے کو بائیں کروٹ پر دائیں کروٹ اوپر کرکے بیری کے پتّے ڈال کر پکایا ہوا نیم گرم پانی تین دفعہ سر سے پیر تک ڈالیں، یہاں تک کہ بائیں کروٹ تک پانی پہنچ جائے۔ پھر دائیں کروٹ پر لٹا دیں اور اسی طرح سر سے پیر تک بائیں کروٹ پر بھی تین مرتبہ اتنا پانی ڈالیں کہ داہنی کروٹ تک پہنچ جائے۔

اس کے بعد میت کو اپنے بدن کی ٹیک لگا کر ذرا بٹھائیں اور اس کے پیٹ کو آہستہ آہستہ ملیں اور دبائیں اگر کچھ پاخانہ نکلے تو اس کو پونچھ کر دھو ڈالیں اور میّت کے وضو اور غسل میں اس کے نکلنے سے کچھ نقصان نہیں، دوبارہ نہ لوٹائیں۔ (ھندیہ)

اس کے بعد پھر اس کو بائیں کروٹ پر لٹائیں اور کافور پڑا ہوا پانی سر سے پیر تک تین دفعہ ڈالیں پھر سارا بدن کسی کپڑے سے پونچھ کر کفنا دیں۔ (درِّ مختار)

چند مسائلِ میّت

مسئلہ: اگر بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا پانی نہ ہو تو یہی سادہ نیم گرم پانی کافی ہے، اسی پانی سے اسی طرح تین دفعہ نہلا دیں اور بہت تیز گرم پانی سے مردہ کو نہ نہلائیں اور نہلانے کا جو طریقہ اوپر لکھا گیا ہے یہ مسنون ہے اگر کوئی پانی کی کمی کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے اس طرح تین دفعہ نہ نہلائیں بلکہ ایک دفعہ سارا بدن دھو ڈلیں تب بھی فرض ادا ہو جائے گا اور غسل ہو جائیگا۔

(ھندیہ ودرّ مختار)

مسئلہ: جب مردے کو کفن پر رکھیں تو سر پر عطر لگا دیں اگر مُردہ مرد ہو تو ڈاڑھی پر عطر لگا دیں، پھر ماتھے اور ناک اور دونوں ہتھیلیاں اور دونوں گٹھنوں اور دونوں پاؤں پر کافور مل دیں۔

بعضے کفن پر عطر لگاتے ہیں اور عطر کی پھریری کان میں رکھ دیتے ہیں یہ سب جہالت کی بات ہے، جتنا شرع میں آیا ہے اتنا کریں اس سے زیادہ نہ کریں۔ (درّ مختار)

مسئلہ: بالوں میں کنگھی نہ کریں، نہ ناخن کاٹیں، نہ کسی اور جگہ کے بال کاٹیں سب اسی طرح رہنے دیں۔ (شرح البدایہ)

مسئلہ: اگر کوئی مرد مر گیا اور مردوں میں سے کوئی نہلانے والا نہیں ہے تو بیوی کے علاوہ اور کسی کو غسل دینا جائز نہیں اگر چہ وہ محرم ہی ہو اور اگر بیوی بھی نہ ہو تو اس کو تیمّم کرا دیں لیکن اس کے بدن پر ہاتھ نہ لگائیں بلکہ اپنے

ہاتھ میں پہلے دستانے پہن لیں تب تیمم کرائیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: کسی عورت کا خاوند مرجائے تو اس کی بیوی کا اس کو نہلانا اور کفنانا درست ہے اور اگر بیوی مرجائے تو خاوند کو مُردہ بیوی کے بدن کو چھونا، ہاتھ لگانا درست نہیں اور نہلانا بدرجہ اَولیٰ جائز نہیں مگر یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ دوسری عورت نہلانے والی موجود ہو اور اگر نہلانے والی کوئی عورت موجود نہ ہو صرف مرد ہی ہوں تو سخت مجبوری میں ضرورت کے وقت خاوند اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے۔ (امداد المفتین بتصرف)

مسئلہ: خاوند کا اپنی مردہ بیوی کو دیکھنا، کفن یا کپڑے کے اوپر سے ہاتھ لگانا، مسہری پر لٹانا، کندھا دینا اور قبر میں اتارنا سب جائز ہے۔ (ھندیہ)

مسئلہ: عورتوں کو عورتیں غسل دیں اور مردوں کو مرد غسل دیں اس کے برخلاف عورتوں کو مرد اور مردوں کو عورتیں غسل نہ دیں شرعاً جائز نہیں۔ (ھندیہ)

مسئلہ: جو بچہ اتنا کم عمر ہو کہ حدِ شہوت تک نہ پہنچا ہو اس کو عورتیں غسل دے سکتی ہیں۔ اسی طرح جو لڑکی اتنی کم سن ہو کہ اس سے شہوت نہ ہوتی ہو تو اسے مرد غسل دے سکتے ہیں، اس میں کچھ حرج نہیں۔ (ھندیہ)

مسئلہ: اگر نہلاتے وقت نہلانے والے مردہ میں کوئی عیب دیکھیں تو کسی سے نہ کہیں۔ اگر خدانخواستہ مرنے سے اس چہرہ بگڑ گیا اور کالا ہو گیا تو یہ بھی نہ کہیں اور بالکل اس کا چرچا نہ کریں، یہ سب ناجائز ہے۔

ہاں اگر وہ کھلم کھلا کوئی گناہ کا کام کرتا تھا، مثلاً شرابی یا سود خور تھا یا

گانے بجانے کا کام کرتا تھا تو پھر ایسی باتیں کہدینا درست ہیں تا کہ دوسرے لوگ ایسی باتوں سے بچیں اور توبہ کریں۔ (درّمختار)

مسئلہ: جو مرد جنابت کی حالت میں ہو یا عورت حیض ونفاس سے ہو تو یہ لوگ مُردہ کو غسل نہ دیں کہ ان کو غسل دینا مکروہ اور منع ہے۔ (ھندیہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص دریا میں ڈوب کر مر گیا ہو تو وہ جس وقت نکالا جائے اس کو غسل دینا فرض ہے، پانی میں ڈوبنا غسل کے لئے کافی نہیں کیونکہ میت کو غسل دینا زندوں پر فرض ہے اور ڈوبنے میں ان کا کوئی فعل نہیں ہوا، ہاں اگر نکالتے وقت غسل کی نیت سے اس کو پانی میں حرکت دیدی جائے تو غسل ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر میت کے اوپر پانی برس جائے یا اور کسی طرح سے پانی پہنچ جائے تب بھی اس کو غسل دینا فرض رہے گا۔ (درمختار)

مسئلہ: اگر کسی کی نعش اتنی گل سڑ جائے کہ دورانِ غسل اس کے جسم کو ملنا مشکل ہو تو صرف پانی اس کے بدن پر بہادینا کافی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: اگر حمل گر جائے تو اگر بچہ کے ہاتھ پاؤں، منہ، ناک وغیرہ اعضاء کچھ نہ بنے ہوں تو اس کو نہ نہلایا جائے اور نہ باقاعدہ کفنایا جائے بلکہ کسی کپڑے میں لپیٹ کر ایک گڑھا کھود کر دفن کر دیا جائے۔

اور اگر اس بچہ کے اعضاء بن گئے ہوں تو پھر اس کا حکم وہی ہے جو مردہ بچہ پیدا ہونے کا ہے۔ یعنی نام رکھا جائے اور غسل دیا جائے لیکن باقاعدہ کفن نہ دیا جائے اور نہ نماز پڑھی جائے بلکہ کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے۔ (ھندیہ)

مسئلہ: اگر کسی آدمی کا صرف سر کہیں دیکھا جائے تو اس کو غسل نہ دیا جائے گا بلکہ یوں ہی دفن کردیا جائے گا اور اگر کسی آدمی کا آدھے سے زیادہ بدن کہیں ملے تو اس کو غسل دینا ضروری ہے، خواہ سر کے ساتھ ملے یا بے سر کے۔ اور اگر آدھے سے زیادہ نہ ہو بلکہ آدھا ہو تو اگر سر کے ساتھ ملے تو غسل دیا جائے گا ورنہ نہیں اور اگر آدھے سے کم ہو تو غسل نہ دیا جائے گا خواہ سر کے ساتھ ہو یا بے سر کے۔ (ھندیہ)

مسئلہ: اگر کوئی میت کہیں دیکھی جائے اور کسی قرینہ سے یہ معلوم نہ ہو کہ یہ مسلمان تھا یا کافر تو اگر یہ واقعہ ایسی جگہ کا ہے جہاں مسلمان زیادہ آباد ہوں تو اس کو غسل دیا جائے اور نماز بھی پڑھی جائے گی۔ (ھندیہ)

مسئلہ: اگر مسلمانوں کی نعشیں کافروں کی نعشوں میں مل جائیں اور ان کے درمیان کوئی تمیز باقی نہ رہے تو ان سب کو غسل دیا جائیگا اور اگر تمیز باقی ہو تو مسلمانوں کی نعشیں علیحدہ کرلی جائیں اور صرف انہی کو غسل دیا جائے کافروں کی نعشوں کو غسل نہ دیا جائے۔ (ھندیہ)

میت کو غسل دینے کی فضیلت

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مُردے نہلائے، پھر اس کو ڈھک لے (یعنی کوئی بُری بات مثلاً صورت بگڑ جانا وغیرہ ظاہر ہو اور نہلانے والا اس کو چھپا لے تو) اللہ تعالیٰ اس کے گناہ چھپا لے گا (یعنی آخرت میں گناہوں کی وجہ سے اس کی رسوائی نہ ہوگی) اور جو مُردے کو کفن دے تو اللہ تعالیٰ اس کو آخرت میں سندس

(جوایک ریشمین کپڑے کا نام ہے) پہنائے گا۔ (کنز العمال)

تشریح: بعض جاہل مردے کے کام سے ڈرتے ہیں اور اس کو منحوس سمجھتے ہیں یہ سخت بیہودہ بات ہے کیا خود انہیں مرنا نہیں ہے؟ اس لئے خوش دلی سے مردے کی خدمت انجام دینی چاہئے اور ثوابِ عظیم حاصل کرنا چاہئے کہ اگر ہم سے بھی لوگ اسی طرح بچیں جیسے ہم بچتے ہیں تو ہمارے جنازے کی کیفیت کیا ہوگی اور عجب نہیں کہ اللہ جل شانہ بدلہ دینے کو اسے ایسے ہی لوگوں کے حوالہ کریں (العیاذ باللہ من ذالک)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جناب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مردے کو غسل دے اور اسے کفن دے اور اس کو حنوط لگائے (حنوط ایک قسم کی مرکب خوشبو کا نام ہے، اس کے بجائے کافور بھی کافی ہے) اور اس کے جنازہ کو اٹھائے اور اس پر نماز پڑھے اور اس کی وہ (بری) بات افشا نہ کرے جو دیکھے تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوگا جیسا کہ اُس دن تھا جب کہ اس کی ماں نے اُس کو جنا تھا (گناہوں سے دور تھا، یعنی گناہِ صغیرہ معاف ہو جائیں گے)۔ (کنز العمال)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مردہ کو نہلائے پھر چھپا لے اس کے عیب کو تو اس کے چالیس کبیرہ (یعنی صغائر میں جو بڑے صغائر ہیں) گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جو اسے کفن دے تو اللہ جل شانہ اس کو

جنت کا سندس اور استبرق پہنائے گا اور جو میت کے لئے قبر کھودے پھر اس کو اس میں دفن کرے تو اللہ جل شانہ اس شخص کیلئے اس قدر اجر جاری فرمائیں گے جو اس مکان کے ثواب کے مثل ہوگا جس میں قیامت تک اس شخص کو رکھیں ۔یعنی اس قدر اجر وثواب ملے گا جتنا کہ اس مردے کو قیامت تک رہنے کے لئے مکان رعایت پر دینے پر کا اجر ملتا۔ (کنز العمال)

تشریح :واضح رہے کہ مردہ کو غسل دینے اور اس کی خدمت کرنے کی جو فضیلت اور ثواب کا ذکر کیا گیا ہے وہ سب اس صورت میں ہے جب کہ محض اللہ کے واسطے غسل دیا جائے اور خدمت کی جائے ،ریا اور اُجرت لینا مقصود نہ ہو۔اگر غسل وغیرہ کی اُجرت لے لی تو ثواب نہ ہوگا اگر چہ غسلِ میت پر اُجرت لینا جائز ہے، گناہ نہیں ۔مگر اجرت کا جواز دوسری بات ہے اور اجر و ثواب ملنا دوسری بات ہے۔ واللہ اعلم

بندہ عبدالرؤف سکھروی

یکم رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ

خوشخبری

حضرت مولانا مفتی عبد الرؤف سکھروی صاحب دامت برکاتہم

کی پر اثر مفید اور نایاب کتب جو ہر گھر کے لئے نہایت نافع اور ضروری ہیں، عمدہ ٹائٹل،
اعلیٰ طباعت و کتابت اور بہترین کاغذ کے ساتھ اب مکتبۃ الاسلام کراچی سے براہ راست دستیاب ہیں

- علیکم بسنتی
- توبہ و استغفار
- اپنی اصلاح کیجئے
- جمعہ کے معمولات
- پریشانیاں اور انکا علاج
- عمل مختصر اور ثواب زیادہ
- اصلاحی بیانات جلد ۱ تا ۸
- درود و سلام کا حسین مجموعہ
- مثنوی کی سبق آموز حکایت

مکتبۃ الاسلام کراچی